بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد الرسول اللہ (صل اللہ علیہ وسلم) کا مولد

(یوم میلاد النبی)

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو نہایت مہربان اور محبت کرنے والا ہے، جس نے دنیا کو تمام بنی نوع انساں کے آقا کو اس دنیا میں بھیجا۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوائے۔ میں یپ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد (صل اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ انہیں اللہ رب العزت نے اعلیٰ مقام عطا فرمایا ہے اور ان کے لیے حوض کوثر کا وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ حق سبحانہ نے انہیں ایک ایسے وقت میں مبعوث فرمایا جب کافی عرصہ سے کوئی اور پیغمبر مبعوث نہ کیا گیا تھا اور کئی برسوں سے کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ آپ (صل اللہ علیہ وسلم) نے اپنے رب کا پیغام لوگوں تک پہنچایا اور اپنی امت کی رہنمائی واضح اور مناسب دلائل کے ساتھ فرمائی۔ اللہ اپنی رحمتیں اور درود ارسال فرمائے قیامت کے دن تک، آپ (صل اللہ علیہ وسلم) پر، آپ کے اہل بیت اور صحابہ پر جنھوں نے رکوع کیے، سجدے کیے اور اللہ کے عہد کو پورا کیا، اور ان پر بھی جنھوں نےان کا تتبع کیا پوری سچائی کے ساتھ

اے اللہ کے بندو، اللہ سے ڈرو [وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّـهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّـهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا (اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو، اور اپنے اوپر اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کردی اور تم اس کی نعمت کے باعث آپس میں بھائی بھائی ہوگئے)][1]، اور جان لو اے مسلمانو کہ اللہ نے اپنے پیغمبر (صل اللہ علیہ وسلم) کو جاہل لوگوں کی جانب ارسال فرمایا جو لوگ اپنے جنون اور بے مصرف شراکت داری سے رہنمائی حاصل کرتے تھے اور زندگی کی خواہشات سے مغلوب تھے۔ اسی لیے، وہ لوگ حق بات کو دیکھنے سے قاصر تھے اور نہ ہی ان کی رہنمائی ایک واضح راستہ کی جانب کی گئی تھی۔ اللہ حق سبحانہ فرماتا ہے [وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّـهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (اور تم (دوزخ کی) آگ کے گڑھے کے کنارے پر(پہنچ چکے) تھے پھر اس نے تمہیں اس گڑھے سے بچا لیا)]۔ حضور اکرم (صل اللہ علیہ وسلم) کے مشن نے ایک نیا دور متعارف فرمایا جس نے بنی نوع انساں کی سیدھے اور حق کے راستہ کی سمت رہنمائی کی اور یہ راستہ برائیوں سے پاک تھا اور خامیوں اور رہنمائی کی غلطیوں سے پاک تھا۔ [يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ ۚ قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللَّـهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ يَهْدِي بِهِ اللَّـهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (اے اہلِ کتاب! بیشک تمہارے پاس ہمارے (یہ) رسول تشریف لائے ہیں جو تمہارے لئے بہت سی ایسی باتیں (واضح طور[2] پر) ظاہر فرماتے ہیں جو تم کتاب میں سے چھپائے رکھتے تھے اور (تمہاری) بہت سی باتوں سے درگزر (بھی) فرماتے ہیں۔ بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آگیا ہے اور ایک روشن کتاب (یعنی قرآن مجید)، (15) اللہ اس کے ذریعے ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے پیرو ہیں، سلامتی کی راہوں کی ہدایت

---

[1] سورة آل عمران/103

[2] سورة المائده /15-16

فرماتا ہے اور انہیں اپنے حکم سے (کفر و جہالت کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان و ہدایت کی) روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور انہیں سیدھی راہ کی سمت ہدایت فرماتا ہے

اللہ نے اپنے پیغبر کا انتخاب فرمایا ہے۔ اللہ رب العزت نے آپ (صل اللہ علیہ وسلم) کی تعریف ان الفاظ میں فرمائی ہے [وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ (اور بے شک آپ عظیم الشان خلق پر قائم ہیں (یعنی آدابِ قرآنی سے مزّین اور اَخلاقِ اِلٰہیہ سے متّصف ہیں)][3]۔ آپ (صل اللہ علیہ وسلم) نے اپنے قبل آنے والے نبیوں اور پیغمبروں کی پیروی فرمائی اور ان کے طرز عمل سے رہنمائی حاصل کی جن کے بارے میں اللہ حق شانہ فرماتا ہے [أُولَـٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّـهُ ۖ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ۗ قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَالَمِينَ (یہی) وہ لوگ (یعنی پیغمبرانِ خدا) ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت فرمائی ہے پس (اے رسولِ آخر الزمان!) آپ ان کے (فضیلت والے سب) طریقوں (کو اپنی سیرت میں جمع کر کے ان) کی پیروی کریں (تاکہ آپ کی ذات میں ان تمام انبیاء و رسل کے فضائل و کمالات یکجا ہوجائیں) [4]

حضور اکرم (صل اللہ علیہ وسلم) نے اپنے مشن اور مقصد کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان فرمادیا ہے ((مجھے اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا))۔

اے اللہ کے بندو!

جس کسی نے بھی حضور اکرم صل اللہ علیہ وسلم ک کردار طیبہ پر نظر ڈالی، ان کی حیات مبارکہ کے مختلف مراحل کا مطالعہ کیا وہ اس کی تصدیق کرے گا کہ آپ ہر چیز درست انداز میں ادا فرماتے تھے اور ہر کسی کا حق اسے لوٹانے کا حکم دیتے تھے تاکہ ہر کوئی امن و آشتی کے ساتھ اور انسانیت کی تکریم واحترام کے ساتھ زندگی بسر کرسکے۔ اس لیے سرکشی، برتری اور فحش یا نامناسب کلام کے لیے کوئی جگہ باقی نہیں رہ جاتی۔ درحقیقت، یہ آسمانی تعلیمات ہیں۔ حضور اکرم (صل اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ((اللہ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی ہے کہ تم سب کے لیے لازمی ہے کہ انکساری اختیار کرو، تاکہ کوئی کسی دوسرے پر ظلم و ستم نہ کرسکے اور کسی دوسرے پر اپنی برتری کی شیخی نہ بگھارے))۔ آپ (صل اللہ علیہ وسلم) اس بات کو سخت ناپسند فرماتے تھے کہ آپ کے صحابہ میں کوئی کسی دوسرے کے بارے میں کوئی (بری) بات آپ (صل اللہ علیہ وسلم) تک پہنچائے۔ آپ فرماتے (میں تم میں سے ہر ایک کے ساتھ صاف دل کے ساتھ ملاقات کا متمنی ہوں)۔ حضور اکرم (صل اللہ علیہ وسلم) ہمیشہ ملنساری اور خندہ پیشانی کے ساتھ دوسروں کے ساتھ برتاؤ فرماتے۔ آپ جس سے بھی ملتے ہمیشہ سلام کرنے میں پہل فرماتے، جو کوئی آپ سے ملنے آتا اس کا احترام فرماتے اور لوگوں کو ہمیشہ ان کے اچھے اچھے ناموں سے پکارتے تھے۔ آپ سچ مچ اللہ کی رحمت تھے اور رحمت العالمین تھے۔ آپ کے رب نے آپ سے فرمایا تھا کہ جو کوئی آپ پر اعتراض کرے اس سے کہہ دو[فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ ۖ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۖ وَقُلْ آمَنتُ بِمَا أَنزَلَ اللَّـهُ مِن كِتَابٍ ۖ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۖ اللَّـهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ اللَّـهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ (پس آپ اسی (دین) کے لئے دعوت دیتے رہیں اور جیسے آپ کو حکم دیا گیا ہے (اسی پر) قائم رہئے اور اُن کی خواہشات پر کان نہ دھریئے، اور (یہ) فرما دیجئے: جو کتاب بھی اللہ نے اتاری ہے میں اُس پر ایمان رکھتا ہوں، اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل و انصاف کروں۔ اللہ ہمارا (بھی) رب ہے اور تمہارا (بھی) رب ہے، ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال، ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی بحث و تکرار نہیں، اللہ ہم سب کو جمع فرمائے گا اور اسی کی طرف (سب کا) پلٹنا ہے][5].

حتٰی کہ جب قبیلہ والوں نے آپ کی پکار اور پیغام کو روکنے کی کوشش کی، اللہ حق سبحانہ نے آپ (صل اللہ علیہ وسلم) سے فرمایا کہ ان سے کہہ دیں [قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللَّـهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ (فرما دیں: کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑا کرتے ہو حالانکہ وہ ہمارا (بھی) رب ہے، اور تمہارا

---

[3] سورة القلم/04

[4]سورة الانعام /90

[5]سورة الشوریٰ /15

(بھی) رب ہے اور ہمارے لئے ہمارے اعمال اور تمہارے لئے تمہارے اعمال ہیں، اور ہم تو خالصۃً اسی کے ہو چکے ہیں)][6]۔

آپ (صل اللہ علیہ وسلم) (لوگوں کے ساتھ) نرمی کا معاملہ فرماتے؛ ان پر سختتی نہ فرماتے، اور انہیں بشارتیں سناتے (اس دنیا میں اور آخرت میں اپنے رب کے فضل و انعام کی)۔ اس معاملے میں آپ اپنی پیروی کا حکم فرماتے تھے۔ اس لیے، آپ نے اپنے بعض صحابہ کو نصیحت فرمائی تھی (لوگوں کے لیے آسانی کا معاملہ کرو، ان پر سختی نہ کرو، انہیں اللہ کے انعامات کے بارے میں بتاؤ، انہیں ڈراؤ مت۔ مزید یہ کہ آپ (صل اللہ علیہ وسلم) نے اسمہ بنت ابوبکر سے کہا کہ وہ اپنی والدہ سے ملاقات کیا کریں، اگرچہ وہ مسلمان نہ ہوئی تھیں۔ اسمہ فرماتی ہیں: میں نے حضور اکرم (صل اللہ علیہ وسلم) سے دریافت کیا "کیا میں اپنی والدہ سے ملاقات کرسکتی ہوں اور ان کے ساتھ رہ سکتی ہوں تو اللہ کے رسول (صل اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا "ہاں، تم ان کی میزبانی کرسکتی ہو۔"

دراصل پیغمبر اسلام (صل اللہ علیہ وسلم) کی رحمتوں نے مختلف عقائد و نسل کے تمام افراد کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ آپ (صل اللہ علیہ وسلم) کا طریقہ کار اعتدال پسندانہ اور عظیم الشان اور عفو در گزر آپ کی فطرت کا خاصہ تھا آپ نے لوگوں پر سے بوجھ کو ہٹادیا، تاکہ وہ عبادت الٰہی کی خوشیوں کو محسوس کرسکیں جو بڑی عظمتوں اور شان کا مالک ہے۔ اللہ اپنے نبی (صل اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں اس طرح بیان فرماتا ہے [الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ((یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پیروی کرتے ہیں جو اُمّی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر مِن جانبِ اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اورمعاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور ان سے ان کے بارِگراں اور طوقِ (قیود) جو ان پر (نافرمانیوں کے باعث مسلّط) تھے، ساقط فرماتے (اور انہیں نعمتِ آزادی سے بہرہ یاب کرتے) ہیں۔ پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نورِ (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں][7]۔

یا اخوۃ المومنون!

حضور اکرم (صل اللہ علیہ وسلم) اپنے صحابہ کے لیے ایک رہنما تھے، آپ نے اس ذمہ داری کو بحسن و خوبی نبھایا، ناگہانی اور ان دیکھے حالات کا مقابلہ کیا۔ اس حقیقت کے باوجود کہ آپ کو آپ کے رب نے بھیجا تھا، آپ اس قسم کے انسانوں میں سے تھے جو سخت محنت کرتے ہیں اور آپ اپنے ہاتھوں سے کمائے گئے رزق میں سے آپ کھاتے تھے۔ آپ لوگوں کو محنت کرنے اور اسے برقرار رکھنے کی تلقین ان الفاظ میں فرماتے تھے ("ہمیشہ ایسے کام کرنے کی کوشش کرو جو تمھیں فائدہ پہنچائے اور اللہ کی مدد طلب کرو اور خود کو مجبور نہ سمجھو۔ اگر کوئی ایسا واقعہ ہوجائے تو ایسا ہرگز نہیں کہیں: کہ اگر میں نے ایسا ایسا کرلیا ہوتا ایسا اور ایسا نہ ہوا ہوتا، بلکہ اس کے بدلے یوں کہو کہ جو کچھ اللہ رب العزت چاہتا ہےوہی ہوتا ہے، کیونکہ جہاں کہیں اگر مگر آجائے وہیں شیطان (شیاطین)) کا راستہ کھل جاتا ہے۔

حضور اکرم (صل اللہ علیہ وسلم) اپنی دعا میں فرماتے تھے۔ (اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں معذوری، کاہلی سے، بخل سے اور بزدلی سے)) اسی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ آپ اپنی حیات مبارکہ میں کبھی معذور، سست، بزدل یا بخیل نہیں پائے گئے۔ آپ نے تجارت فرمائی اور بھیڑوں کی غلہ بانی بھی فرمائی جس کی وجہ سے آپ کے دل میں کمزوروں کے لیے ہمدردی، بیماروں کے لیے رحم اور غرباء و مساکین کے تئیں محبت تھی: آپ (صل اللہ علیہ وسلم) فرماتے ((جس کسی کے پاس اضافی رقم ہے اسے چاہیئے کہ وہ اضافی رقم اسے دے دے جس کے پاس رقم نہ ہو اور جس کے پاس فاضل اناج ہے اسے چاہیئے کہ وہ اسے دے دیں جس کے پاس اناج نہیں ہے)۔

---

6 سورة البقرة/139

7 سورة الاعراف /157

اس لئے اے اللہ کے بندو، اللہ سے ڈرو، اور پیغمبر کے یوم ولادت کو آپ (صل اللہ علیہ وسلم) کی مثالوں پر عملی نمونہ پیش کرنے کا ایک بہترین سبب سمجھو، آپ (صل اللہ علیہ وسلم) کے طرز عمل اور طریقہ کار کو اختیار کرو، آپ کی اطاعت گزاری اور آپ سے محبت ایک نئے انداز سے کرو تاکہ اللہ رب العزت تمھیں حضور اکرم (صل اللہ علیہ وسلم) کی رحمت سے نوازے اور آخرت میں وسیع تر جنتوں میں داخل فرمائے۔

میں یہ اپنا قول دوہراتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور آپ کے لیے، اور جملہ مسلمانوں کے لئے عفو کا طلب گار ہوں، اس لیے اللہ سے معافی طلب کرو، وہ معاف کرنے والا ہے۔ نہایت رحم فرمانے والا ہے اور اسے پکارو، وہ تمھاری پکار پر جواب دیتا ہے، بے شک اللہ نہایت فراخ دل اور فیاض ہے۔

****

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مکمل قرآن پاک اتارا [أَعَدَّ اللَّـهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ فَاتَّقُوا اللَّـهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ قَدْ أَنزَلَ اللَّـهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا (١٠) رَّسُولًا يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّـهِ مُبَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّـهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ قَدْ أَحْسَنَ اللَّـهُ لَهُ رِزْقًا (اللہ نے اُن کے لئے (آخرت میں بھی) سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ سو اللہ سے ڈرتے رہا کرو اے عقل والو! جو ایمان لے آئے ہو، بیشک اللہ نے تمہاری (ہی) طرف نصیحتِ (قرآن) کو نازل فرمایا ہے، (10) (اور) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو (بھی بھیجا ہے) جو تم پر اللہ کی واضح آیات پڑھ کر سناتے ہیں تاکہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کرتے ہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے، اور جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے وہ اسے ان جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے سے نہریں رواں ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، بیشک اللہ نے اُس کے لئے نہایت عمدہ رزق (تیار کر) رکھا ہے][8]

اس لیے قیامت کے دن تک اللہ رب العزت کی رحمت اوردرود ہوں بنی نوع انساں کے لیے رحمت العالمین اور رہنما رسول اللہ (صل اللہ علیہ وسلم) محمد بن عبداللہ پر، ان کے اہل بیت اور صحابہ اکرام پر۔ اور ان لوگوں پر جنھوں نے آپ کی سنتوں کی پیروی کی۔

اے اللہ کے بندو!

اسلامی مہینے کا ماہ "ربیع الاول مشرق تا مغرب دونوں مقامات کے ہر ایک مسلمان کے دل میں ایک عظیم مقام کا حامل ہے، جس کے دوران بنی نوع انسان کے اعلی ترین فرد کا یوم ولادت، مہر نبوت اور یوم پیغمبری منایا جاتا ہے۔ رسول اکرم (صل اللہ علیہ وسلم) کے یوم ولادت ایک نور کی حیثیت رکھتی ہے جس نے پوری کائنات کو منور کردیا اور آپ کی حیات مبارکہ اقوام عالم کے لیے ایک روشن چراغ اور رہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ حق سبحانہ فرماتا ہے [يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا () وَدَاعِيًا إِلَى اللَّـهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا (اے نبیِ (مکرّم!) بیشک ہم نے آپ کو (حق اور خَلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حُسنِ آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے، اور اس کے اِذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور منوّر کرنے والا آفتاب (بنا کر بھیجا ہے)][9]۔ اللہ رب العزت یہ بھی فرماتا ہے [وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (اور (اے رسولِ محتشم محمد!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر)] [10]۔ حضور اکرم صل اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ صفائی، اخلاص، شفافیت، تحمل، دیانتداری اور مخلصانہ کام کی اعلی ترین مثال رہی ہے۔ اے مسلمانو: اگر تمھیں تعریف بیان کرنی ہے تو کیوں نہ اس عظیم شخصیت کی تعریف بیان کریں جس نے تیئس برس کے عرصہ میں قوم کو بدل کر رکھ دیا۔ دراصل ایک بہترین مبلغ تھےاور آپ نے بے شمار افراد کے معاملات درست کرنے کے لیے بی حساب کوششیں فرمائیں۔ ایک امی نبی کس طرح ایک ایسی اسلامی تہذیب کی تعمیر کرسکتا ہے جس کی مثال تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔ جی ہاں یہ درسگاہ محمد ابن عبداللہ ہے جنھوں نے اپنے اخلاق کی بنیاد قرآن پاک کی تعلیمات پر رکھی اور آپ کی تدریس احکام الٰہی سے مزین تھی۔ آپ نے کمزوری اور ناتوانی کو دور

---

[8] سورة الطلاق /10-11

[9] سورة الاحزاب/46

[10] سورة الانبياء/107

فرمایا اور فخر، وقار اور بہادری کو مثال بناتے ہوئے لوگوں کے دلوں کو کھول دیا۔](اے رسولِ معظّم!) آپ اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بحث (بھی) ایسے انداز سے کیجئے جو نہایت حسین ہو۔[11] اس لیے آپ نوجوانوں، والدین، معلمین، اور بہترین مومنات سبھی کے معلم تھے۔

اس لیے اے اللہ کے بندو، اللہ سے ڈرو اور منتخبہ پیغمبر سے اور پیارے نبی سے بہترین رہنمائی حاصؒ کرو اور اپنی زندگی کے ہر پہلواور عبادات میں ان کے بتائے ہوئے راستہ پر چلو اور ان کے اخلاق مبارکہ کی پیروی کرو۔ ضرورت مندوں کے ساتھ رحمدلی کا برتاؤ کرو اور اپنی آمدنی میں سے انہیں رقم فراہم کرو اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو کیونکہ یہی آپ کے رسول اکرم (صل اللہ علیہ وسلم) کے اعلی کردار کے اجزاء تھے۔ درحقیقت ضرورت مندوں کے معاملہ میں آپ بہتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ فیاض و سخی تھے-۔ اے اللہ کے بندو، یہ سرور کائنات ہمارے اور آپ کے آقا کی چند خصوصیات تھیں اور اسی لیے آپ کو چاہیئے کہ آپ ان کی پیروی کریں۔[لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّـهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّـهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّـهَ كَثِيرًا (فی الحقیقت تمہارے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے ہر اُس شخص کے لئے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے [12]

اس لیے، پیغمبروں کے آقا و مولا پر درود و سلام بھیجو، جیسا کہ اللہ تعالی اپنی مقدس کتاب میں فرماتا ہے:اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓٮِٕكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِىِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا[13]

اے اللہ! محمد اور آل محمد پرسلامتی بھیج، جیسے کہ تونے ابراہیم اور ابراہیم کے اہل بیت پر بھیجی تھی۔ اور اپنی برکتوں کا نزول محمد(صلعم) اور محمد (صلعم) کے اہل بیت پر فرما جیسا کہ تونے ابراہیم (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) پر نازل فرمایا۔ بے شک اللہ تعالی سب سے زیادہ قابل تعریف اور بڑی عظمت والا ہے۔

اے اللہ، حضور اکرم صل اللہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدین سے، ان کی ازدواج مطہرات، امہائے مومنین سے، ان کے صحابہ سے اور مومن مردوں اور مومنہ خواتین سے قیامت کے دن تک راضی ہوجا اور اپنے بے پناہ رحم و کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہوجا۔

اے اللہ ہمارے آج کے اس اجتماع پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور جب ہم یہاں سے رخصت ہوں تو ہمیں امن اور گناہوں سے تحفظ کے ساتھ رخصت فرما اور ہمیں اپنے مذہب میں کسی طرح سے کمتر نہ بنا۔

یا اللہ! ہم آپ سے رہنمائی، تقوی، عفت و عصمت اور مال کے طلب گار ہیں۔

یا اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو دیانت دار زبان، رجوع لانے والا دل، اعمال صالحہ، علم نافع، مضبوط عقائد، خالص ایمان اور دین اور حلال اور بابرکت رزق کی نعمت سے سے مالا مال فرمادے۔ یا اللہ بے شک تو سب سے زیادہ عظیم الشان اور قابل احترام ہے۔

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عظمتیں عطا فرما! اور اسلام اور مسلمانوں میں اتحاد اور اتفاق پیدا فرما، یا اللہ! ظالموں اور کافروں کو نیچ ادکھا۔ یا اللہ! اپنے تمام بندوں کو امن و سلامتی عطا فرما۔

یا اللہ! ہمیں اپنے وطن میں سلامتی عطا فرما! ہمارے اپنے وطن میں ہمارے لیے دیرپا سلامتی اور استحکام عطا فرما! ہمارے سلطان کو عظمتوں سے مالا مال فرما اور حق پرستی کی سمت میں رہنمائی کرنے میں اس کی اعانت فرما۔

یا اللہ! ہم پر آسمانوں سے بارشیں نازل فرما اور ہمیں ان میں سے ایک بنا دے جو دن اور رات تجھے یاد کرتے رہتے ہیں اور شام سے صبح تک تجھ سے معافی کے خواستگار ہوتے ہیں۔

---

[11] سورة النحل /125

[12] سورة الاحزاب /21

[13] سورة الاحزاب 56

یا اللہ! ہم پر آسمانوں کی رحمتیں اور زمین کی نعمتیں نازل فرما اور ہمارے پھلوں اور فصلوں میں اور ہمارے مجموعی رزق میں خیر و برکت عطا فرما۔ یا اللہ تو نہایت عظیم الشان اور قابل احترام ہے۔

یا اللہ! عطا فرما ہمیں اس دنیا میں بھلائی، اور عقبٰی میں بھلائی اور بچا ہمیں دوزخ کی آگ سے!

یا اللہ! ہمارے دلوں کو ہدایات عطا کرنے کے بعد ٹیڑھا نہ فرمائیے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمتیں عطا فرما بے شک تو بڑا دینے والا ہے۔

یا اللہ! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا ، اور اگر آپ نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم سے رحم کا معاملہ نہ کیا تو یقیناً ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوں گے۔"

یا اللہ! ان تمام مومنین و مومنات کو معاف فرما جو ابھی بقید حیات ہیں اور انہیںبھی جو وفات پاچکے ہیں، بے شک اے اللہ آپ سب سے زیادہ سمیع اور مجیب ہیں۔

اللہ کے بندو! [اللہ انصاف، بھلائی اور خویش و اقارب کے ساتھ سخاوت کرنے کا حکم دیتا ہے اور وہ تمام بے حیائی کے کاموں، اور ناانصافی اور بغاوت سے منع فرماتا ہے: وہ آپ کو ہدایت عطا فرماتا ہے ، جو آپ یاد رکھ سکتے ہیں۔]